بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدری صحابی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 رجنوری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادۃ کا ذکر گزشتہ چند خطبوں سے چل رہا ہے آج میں اس کا آخری حصہ بیان کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار اپنے میں سے جن کو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے ان میں ان کا نام بھی خاص طور پر لیا جاتا ہے اور یہ قوم کے سردار بھی تھے۔ جب حضرت ابوبکر خلیفہ منتخب کئے گئے تو یہ اس وقت کچھ متزلزل بھی ہو گئے تھے۔ اس حوالے سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور خلافت کے مقام کی اہمیت بھی بیان کی ہے۔ اس لئے میں اس بیان کو بڑا ضروری سمجھتا ہوں۔ بڑی وقت کی ضرورت ہے۔ اس سے پہلے ایک تاریخی حوالہ بھی پیش کروں گا۔

مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے، حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت ابوبکر مدینہ منورہ کے نواح میں تھے۔ مدینہ پہنچ کر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سقیفہ بنو ساعدہ کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جا کر حضرت ابوبکر نے گفتگو شروع کی۔ آپ نے قرآن و حدیث سے انصار کی فضیلت بیان کی۔ پھر حضرت سعد کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اے سعد تجھے علم ہے کہ تو بیٹھا ہوا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت کے حق دار قریش ہوں گے۔ حضرت سعد نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہم وزیر ہیں اور آپ لوگ امراء۔

حضور انور نے فرمایا: طبقات الکبریٰ میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت سعد بن عبادۃ کی طرف پیغام بھجوایا کہ وہ آ کر بیعت کریں کیونکہ لوگوں نے بیعت کر لی ہے اور تمہاری قوم نے بھی بیعت کر لی ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں اس وقت تک بیعت نہیں کروں گا جب تک میں اپنے ترکش میں موجود سارے تیر لوگوں کو نہ مارلوں یعنی انکار کیا۔ حضرت ابوبکر کو جب یہ خبر موصول ہوئی تو بشیر بن سعد نے کہا کہ اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے انکار کیا ہے۔ وہ آپ کی بیعت کرنے والے نہیں۔ خواہ انہیں قتل کر دیا جائے، آپ ان کی طرف پیش قدمی نہ کریں۔ وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ان کی قوم میں سے اکثریت نے بیعت کر لی ہے۔ حضرت ابوبکر نے حضرت بشیر کی نصیحت کو قبول کرتے ہوئے حضرت سعد کو چھوڑ دیا۔ پھر جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو ایک روز مدینہ کے راستے پر سعد سے ملے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم ویسے ہی ہو جیسے پہلے تھے؟ سعد نے کہا ہاں! میں ویسا ہی ہوں۔ پھر انہوں نے کہا کہ بخدا آپ کا ساتھی یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں آپ کی نسبت زیادہ محبوب تھا۔ اسکے بعد حضرت سعد ملک شام کی طرف ہجرت کر گئے۔ حضرت سعد کے متعلق یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کر لی تھی چنانچہ تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ **واتبع القوم علی البیعۃ وبایع سعد** کہ ساری قوم نے باری باری حضرت ابوبکر کی بیعت کی اور حضرت سعد نے بھی بیعت کی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ میں خلافت

کے متعلق اختلاف پیدا ہوا۔ انصار کا خیال تھا کہ خلافت ہمارا حق ہے۔ بنو ہاشم نے خیال کیا کہ خلافت ہمارا حق ہے۔ مہاجرین گو یہ چاہتے تھے کہ خلیفہ قریش سے ہونا چاہئے مگر وہ کسی خاص شخص کو پیش نہ کرتے تھے بلکہ تعین کو انتخاب پر چھوڑنا چاہتے تھے۔ جب انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا تو انصار اور بنو ہاشم سب ان سے متفق ہو گئے مگر ایک صحابی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی۔ یہ وہ انصاری صحابی تھے جنہیں انصار اپنے میں سے خلیفہ بنانا چاہتے تھے اور انہوں نے کہہ دیا کہ میں ابوبکر کی بیعت کیلئے تیار نہیں ہوں۔ حضرت عمر کا اس موقع کے متعلق ایک قول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اُقتلوا سعدا یعنی سعد کو قتل کر دو لیکن نہ انہوں نے خود ان کو قتل کیا نہ کسی اور نے۔ بعض ماہر زبان لکھتے ہیں کہ حضرت عمر کی مراد صرف یہ تھی کہ سعد سے قطع تعلق کر لو کیونکہ قتل کی تعبیر قطع تعلق اور قوم سے جدا ہونا بھی ہوتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد حضرت عمر کی خلافت تک زندہ رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں شام میں فوت ہوئے۔ انہیں کسی نے قتل نہ کیا۔ اگر قتل سے مراد ظاہری طور پر قتل کر دینا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بہت جوشیلے تھے انہیں خود کیوں نہ قتل کر دیا۔ رؤیا میں بھی اگر کسی کے متعلق قتل ہونا دیکھا جائے تو اس کی تعبیر قطع تعلق اور بائیکاٹ بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک دوست نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے اس خطبہ کے بعد کہا کہ سعد نے گو بیعت نہیں کی تھی لیکن مشوروں میں انہیں ضرور شامل کیا جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے جو بات کی ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں کہ یا تو یہ میرے مفہوم کی تردید ہے یا یہ کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا یا یہ کہ خلافت کی بیعت نہ کرنا کوئی اتنا بڑا جرم نہیں ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: صحابہ کے حالات کے متعلق اسلامی تاریخ میں تین کتابیں بہت مشہور ہیں۔ تہذیب التہذیب، اصابہ اور اسد الغابۃ۔ ان تینوں میں سے ہر ایک میں یہی لکھا ہے کہ سعد باقی صحابہ سے الگ ہو کے شام چلے گئے اور وہیں فوت ہوئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ صحابہ میں سے ساٹھ ستر کے نام سعد ہیں انہی میں سے ایک سعد بن ابی وقاص بھی ہیں جو عشرۃ مبشرۃ میں سے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے کمی علم سے سعد کا لفظ سن کر یہ نہ سمجھا کہ یہ سعد اور ہے اور وہ سعد اور۔ جھٹ میرے خطبہ پہ تبصرہ کر دیا۔ مگر ایسی باتیں انسانی علم کو بڑھانے والی نہیں ہوتیں بلکہ جہالت کا پردہ فاش کرنے والی ہوتی ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ تم کو معلوم ہے کہ پہلے خلیفہ کا دشمن کون تھا؟ پھر خود ہی فرمایا کہ قرآن پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا دشمن ابلیس تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں بھی خلیفہ ہوں اور جو میرا دشمن ہے وہ بھی ابلیس ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ خلیفہ مامور نہیں ہوتا گو یہ ضروری بھی نہیں کہ وہ مامور نہ ہو۔ حضرت آدم مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے۔ جس طرح ہر انسان ایک طور پر خلیفہ ہے اسی طرح انبیاء بھی خلیفہ ہوتے ہیں مگر ایک وہ خلفاء ہوتے ہیں جو کبھی مامور نہیں ہوتے۔ گو اطاعت کے لحاظ سے ان میں اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحیٔ الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے۔ مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ یعنی جو وحی نبی پر اترتی ہے اس کی تنفیذ کرنے والا ہے اور جو نظام نبی نے قائم کیا ہے اس کو چلانے کا مرکز ہے خلیفہ۔ اس لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو

عصمت صغریٰ۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ تم میرے کسی ذاتی فعل میں عیب نکال کر اس اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتے جو خدا نے تم پر عائد کی ہے۔ کیونکہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ اور ہے اور وہ نظام کا اتحاد ہے۔ اس لئے میری فرمانبرداری ضروری اور لازمی ہے۔ فرمایا کہ جہاں انبیاء کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں وہاں خلفاء کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ان کے وہ تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے جو نظام سلسلہ کی ترقی کے لئے ان سے سرزد ہوں گے اور کبھی بھی وہ کوئی ایسی غلطی نہیں کریں گے اور اگر کریں تو اس پر قائم نہیں رہیں گے جو جماعت میں خرابی پیدا کرنے والی اور اسلام کی فتح کو اس کی شکست میں بدل دینے والی ہو اور اگر وہ کبھی غلطی بھی کریں تو خدا ان کی اصلاح کا خود ذمہ دار ہوگا۔ گویا نظام کے متعلق خلفاء کے اعمال کے ذمہ دار خلفاء نہیں بلکہ خدا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء خود قائم کیا کرتا ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حکمت چاہے کہ خلفاء کبھی کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جس کے نتائج بظاہر مسلمانوں کے لئے مضر ہوں تو اللہ تعالیٰ نہایت مخفی سامانوں سے اس غلطی کے نتائج کو بدل دے گا اور جماعت بجائے تنزل کے ترقی کی طرف قدم بڑھائے گی۔ مگر انبیاء کو یہ دونوں باتیں حاصل ہوتی ہیں یعنی عصمت کبریٰ بھی اور عصمت صغریٰ بھی۔ وہ تنفیذ و نظام کا بھی مرکز ہوتے ہیں اور روحی و پاکیزگی اعمال کا بھی مرکز ہوتے ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر خلیفہ کے متعلق ضروری ہے کہ وہ پاکیزگی اعمال کا مرکز نہ ہو۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیزگی اعمال سے تعلق رکھنے والے بعض افعال میں وہ دوسرے اولیاء سے کم ہو۔ پس جہاں ایسے خلفاء ہو سکتے ہیں جو پاکیزگی اعمال کا مرکز ہوں اور نظام سلسلہ کا مرکز بھی، وہاں ایسے خلفاء بھی ہو سکتے ہیں جو پاکیزگی اور ولایت میں دوسروں سے کم ہوں لیکن انتظامی قابلیت کے لحاظ سے دوسروں سے بڑھے ہوئے ہوں مگر ہر حال میں ہر شخص کے لئے ان کی اطاعت فرض ہوگی چونکہ نظام کا ایک حد تک جماعتی سیاست کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب جماعتی سیاست سے لوگ ایک دم چونک گئے ہوں گے کہ یہ جماعتی سیاست کیا ہوئی۔ لغت میں اس کا مطلب یہ ہے کہ نظام چلانے کا طریق۔ برائیوں کو روکنے کے لئے نظام کو قائم کرنا، عقل اور حکمت سے کام کو چلانا، بین الاقوامی معاملات کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کی صلاحیت ہونا۔ یہ اصل سیاست ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ لفظ مثبت رنگ میں استعمال کیا ہے۔ فرمایا کہ چونکہ نظام کا ایک حد تک جماعتی سیاست کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اس لئے خلفاء کے متعلق غالب پہلو یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ نظامی پہلو کو برتر رکھنے والے ہوں اور دین کے استحکام اور اس کے مفہوم کے قیام کو بھی مدنظر رکھیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں خلافت کا ذکر کیا وہاں بتایا ہے کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ خدا ان کے دین کو مضبوط کرے گا اور اسے دنیا پر غالب کرے گا۔ پس جو دین خلفاء پیش کریں وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے مگر یہ حفاظت صغریٰ ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جزئیات میں وہ غلطی کر سکتے ہیں اور خلفاء کا آپس میں اختلاف بھی ہو سکتا ہے مگر وہ نہایت ادنیٰ چیزیں ہوتی ہیں، اصولی امور میں ان میں کبھی اختلاف نہیں ہوگا۔ پس یہ کہہ دینا کہ کوئی شخص باوجود بیعت نہ کرنے کے اس مقام پر رہ سکتا ہے جس مقام پر بیعت کرنے والا ہو، درحقیقت یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسا شخص سمجھتا ہی نہیں کہ بیعت اور نظام کیا چیز ہے۔ مشورے کے متعلق بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک ایکسپرٹ اور ماہر فن خواہ وہ غیر مذہب کا ہو، اس سے مشورہ لے لیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مقدمے میں ایک انگریز وکیل کیا مگر اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ آپ نے امور نبوت میں اس سے مشورہ لیا۔ آپ اپنا بیان فرماتے ہیں کہ میں بیمار تھا تو انگریز ڈاکٹروں سے بعض مشورے لے لیتا ہوں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خلافت میں بھی میں نے ان سے مشورہ لیا ہے یا ان سے مشورہ لیتا ہوں یا یہ کہ میں انہیں اسی مقام پر سمجھتا ہوں جس مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو سمجھتا ہوں۔ پس فرض کرو کہ سعد بن عبادۃ

سے کسی دنیاوی امر میں جس میں وہ ماہر فن ہوں، مشورہ لینا ثابت بھی ہو تو تب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مشوروں میں شامل ہوتے تھے۔ ان سے متعلق تو کوئی صحیح روایت بھی ایسی نہیں جس میں ذکر آتا ہو کہ وہ مشوروں میں شامل ہوتے تھے بلکہ وہ تو مدینہ چھوڑ کر شام کی طرف چلے گئے تھے۔ ان کی وفات کے متعلق صحابہ نے کہا کہ فرشتوں یا جنوں نے انہیں مار دیا۔ ان کے نزدیک ان کی وفات ایسے رنگ میں ہوئی کہ گویا خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے خاص فعل سے اٹھا لیا کہ وہ شقاق کا موجب نہ ہوں کیونکہ بدری صحابہ میں سے تھے۔ ان سے مزید کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے ان کا وہ مقام گرتا ہو لیکن بہر حال وہ علیحدہ ہو گئے۔

یہ روایات بتلاتی ہیں کہ صحابہ ان سے خوش نہیں تھے ورنہ وہ کیونکر کہہ سکتے تھے کہ فرشتوں یا جنوں نے انہیں مار دیا۔ پس یہ خیال کہ خلافت کی بیعت کے بغیر بھی انسان اسلامی نظام میں اپنے مقام کو قائم رکھ سکتا ہے، واقعات اور اسلامی تعلیم کے بالکل خلاف ہے، اور جو شخص اس قسم کے خیالات اپنے دل میں رکھتا ہے، میں نہیں سمجھ سکتا کہ وہ بیعت کا مفہوم ذرہ بھی سمجھتا ہو۔ حضرت سعد بن عبادۃ کی وفات حوران ملک شام میں حضرت عمر کے خلیفہ منتخب ہونے کے اڑھائی سال کے بعد ہوئی تھی۔ سعد بیٹھے پیشاب کر رہے تھے کہ انہیں قتل کر دیا گیا اور وہ اسی وقت وفات پا گئے۔ حضرت سعد کی قبر دمشق کے قریب نشیبی جانب واقع ایک گاؤں منیحہ میں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب اس کے بعد میں دو مرحومین کا ذکر کروں گا جن کا ابھی جنازہ بھی پڑھاؤں گا انشاء اللہ۔ پہلے ہیں مکرم سید محمد سرور صاحب جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر تھے۔ 8؍جنوری کو 85 سال کی عمر میں یہ وفات پا گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ آپ موضع سونگڑا صوبہ اڈیشہ کے ایک معروف مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے پڑنانا حضرت سید عبدالرحیم صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور نانا مکرم مولوی عبدالعلیم صاحب مرحوم ایک جید عالم دین تھے اور شاعر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ محترمہ شوکت گوہر صاحبہ کا ہے جو ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ربوہ کی اہلیہ تھیں اور مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔ پانچ جنوری کو ربوہ میں ان کی 77 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیک ہوں صالح ہوں اور خادم دین ہوں اور خلافت سے ہمیشہ تعلق رکھنے والے اور وفا کا تعلق رکھنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 17th - January - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB